اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

اس موضوع پر غور کرتے ہوئے میرا ذہن اچانک آج سے سوا سوا سال پیچھے چلا گیا جہاں بٹالہ سے کچھ دور ایک کچے راستے پر ایک چھوٹا سا گاؤں قادیان ہے۔کپورتھلہ سے منشی ظفر احمد صاحب ایک مشکل سفر کے بعد یہاں پہنچتے ہیں تو ایک غریبانہ سی مسجد میں حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اورحافظ حامد علی صاح رضی اللہ عنہ جمعہ کی نماز کے لئے بیٹھے ہیں۔اس طرح آج مسجدمبارک قادیان میں جمعہ کی نماز کے لئے ایک تیسرا شخص بھی آ گیا ہے ورنہ عام طور پر دو ہی لوگ یہاں نماز پڑھتے تھے۔یہ وہ وقت ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا کرتے تھے کہ " میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اور " میں تجھے برکت پہ برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔پھر اچانک میرا ذہن وہ وقت مشاہدہ کرتا ہے جب کروڑوں لوگ زمین کے طول و عرض میں بیک وقت اسی مسیح موعودعلیہ السلام کے خلیفہ کی بیعت کر رہے ہیں۔ افریقہ کے کئی بادشاہ فاخرانہ لباس پہنے، عصائے حکومت ہاتھ میں لئے جھک کر اس بزرگ مسیح کے کپڑوں کوچوم رہے ہیں اورآسمان سے آواز آ رہی ہے۔

دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا

گمنام پا کے شہرۂ عالم بنا دیا

اِک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خداتعالیٰ نے مبعوث فرمایا تو اس وقت عالَمِ اسلام کی حالت بہت دِگرگوں تھی۔سلطنت مسلمانوں سے چھن چکی تھی۔اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا تھا اور قرآن خوانی محض ایک رسم کے طورپر

رہ گئی تھی۔اسلام کے مفکرین میں سے حالیؔ جیسے عظیم مفکر اسلام کا مرثیہ لکھ چکے تھے اور دیگر علماء اسلام کو " امت مرحومہ" کے لقب سے یاد کر رہے تھے۔اسلام پر دیگر مذاہب کے حملوں نے رہی سہی طاقت بھی چھین لی تھی۔ایک طرف عیسائی تھے تو وہ مسلمانوں کو برگشتہ کئے جا رہے تھے یہاں تک کہ عبداللہ آتھم نے اپنے ایک خط میں 990ایسے مسلمان علماء کے نام لکھے جو مرتد ہو کر عیسائی پادری بن چکے تھے۔ایسے وقت میں خداتعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کو تقویت بخشی اور آپ کو ایسے اصحاب عطا کئے جنہوں نے دین کی خاطر ہر طرح کی قربانی دینے کو اپنا نصب العین بنا لیا اور پھر خداتعالیٰ نے ان قربانیوں کو پھل لگاتے ہوئے اس قدر برکت دی کہ افریقہ، امریکہ، یورپ و ایشیا غرض ہر جگہ ہر ملک میں جماعت پھیلتی چلی گئی اور اسلام کے دفاع میں آسمانی رحمت کے اتنے قطرات برسے کہ احمدیت کی طوفانی موجوں کے سامنے کسی دشمن کی پیش نہ گئی۔اتنی بڑی کامیابی اللہ تعالیٰ نے عطا کی کہ بعض ممالک میں گرجے خالی ہو گئے اور ان پر "For Sale" یا " برائے فروخت" کے بورڈ لگ گئے۔سپین میں 700 سال کے بعد خدائے واحد کا نام بلند کرنے والی مسجد بشارت بنی۔لندن جسے عیسائیت کا قلب کہا جاتا تھا وہاں بیٹھ کر مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ دنیا کو اسلام کا پیغام پہنچاتا ہے اور دنیا کے ہر ہر ذرے پر وہ پیغام آسمانی رحمت بن کر برستا ہے۔M.T.A آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے گواہ کے طور پر فلپائن سے لے کر الاسکا تک ہر ایک انچ پر آپ کا لایا ہوا روحانی پیغام نشر کر رہا ہے۔60کے قریب زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ ہو کر دنیا کے مختلف ممالک میں پھیل چکا ہے۔ہر سال لاکھوں کی تعداد میں جماعت کا لٹریچر دنیا کی تقریباً ہر معروف زبان میں ترجمہ ہو کر ہر جگہ تقسیم ہو رہا ہے جواللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال اُن لاکھوں لوگوں کے دل اسلام کی طرف پھیر رہا ہے جنہیں ہم عالمی بیعت کے موقع پر ملاحظہ کرتے ہیں۔وہ شعبہ خدمت خلق جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے گھر میں چند دوائیاں رکھ کر شروع کیا تھا آج Humanity First کی صورت میں قوموں کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔وہ لنگر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا کھانا دوسروں کو دے کر شروع کیا تھا آج کروڑوں کا پیٹ بھر رہا ہے۔خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ کَانَ اُکْلِیْ

وَ صِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامُ الْاَھَالِیْ

یعنی ایک تو وہ وقت تھا کہ جب دستر اخوان کے بچے ہوئے ٹکڑے میری غذا تھے اور آج یہ حال ہے کہ میرے دسترخوان سے خاندانوں کے خاندان کھانا کھاتے ہیں۔

لیکن ان سب چیزوں کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کا یہ اعلان بھی ہمیں یادرکھنا چاہیے کہ اِذَاجَاۗئَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ۔وَ رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا۔

یعنی جب خداتعالیٰ کی طرف سے یہ افضال ہوتے ہیں تو خداتعالیٰ کی طرف سے یہ ایک قومی فریضہ قرار پاتا ہے کہ ہم اسکی تسبیح کریں اور استغفار کریں تاکہ یہ ترقیات دائمی صورت اختیار کر جائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کامیابیوں کے نتیجے میں ہم پر عائد ہونے والے فرائض ہمیں احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین